روزنامہ

الفضل

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

پیر 29 جون 2009ء 5 رجب 1430 ہجری 29 احسان 1388 ہش جلد 59-94 نمبر 144

یادداشت میں برکت

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ایک دفعہ فرمایا۔

اگر کوئی اپنا کپڑا اس وقت تک پھیلائے رکھے گا جب تک کہ میں اپنی یہ بات ختم نہ کرلوں، پھر وہ اپنا کپڑا سمیٹ لے تو جو بات میں کہتا ہوں، اسے ضرور یاد رکھے گا۔ چنانچہ میں نے وہ کملی جو اوڑھا کرتا تھا بچھا دی۔ یہاں تک کہ جب رسول اللہ ﷺ اپنی بات ختم فرما چکے تو میں نے اسے سمیٹ کر اپنے سینے سے لگا لیا۔ اس کے بعد جو بات رسول اللہ ﷺ نے فرمائی اسے میں کبھی نہیں بھولا۔

(صحیح بخاری کتاب البیوع باب فی قول اللّٰہ فاذاقضیت الصلوٰۃ حدیث نمبر1906)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

خدا کی ذات غیب الغیب اور وراء الوراء اور نہایت مخفی واقع ہوئی ہے جس کو عقول انسانیہ محض اپنی طاقت سے دریافت نہیں کرسکتیں اور کوئی برہان عقلی اس کے وجود پر قطعی دلیل نہیں ہوسکتی کیونکہ عقل کی دوڑ اور سعی صرف اِس حد تک ہے کہ اس عالم کی صنعتوں پر نظر کر کے صانع کی ضرورت محسوس کرے مگر ضرورت کا محسوس کرنا اور شئے ہے اور اس درجہ عین الیقین تک پہنچنا کہ جس خدا کی ضرورت تسلیم کی گئی ہے وہ درحقیقت موجود بھی ہے یہ اور بات ہے۔ اور چونکہ عقل کا طریق ناقص اور ناتمام اور مشتبہ ہے اسلئے ہر ایک فلسفی محض عقل کے ذریعہ سے خدا کو شناخت نہیں کرسکتا بلکہ اکثر ایسے لوگ جو محض عقل کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ کا پتہ لگانا چاہتے ہیں آخرکار دہریہ بن جاتے ہیں اور مصنوعات زمین و آسمان پر غور کرنا کچھ بھی اُن کو فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔ اور خدا تعالیٰ کے کاملوں پر ٹھٹھا اور ہنسی کرتے ہیں اور اُنکی یہ حجت ہے کہ دُنیا میں ہزارہا ایسی چیزیں پائی جاتی ہیں جن کے وجود کا ہم کوئی فائدہ نہیں دیکھتے اور جن میں ہماری عقلی تحقیق سے کوئی ایسی صنعت ثابت نہیں ہوتی جو صانع پر دلالت کرے بلکہ محض لغو اور باطل طور پر اُن چیزوں کا وجود پایا جاتا ہے۔ افسوس وہ نادان نہیں جانتے کہ عدم علم سے عدم شئی لازمی نہیں آتا۔ اِس قسم کے لوگ کئی لاکھ اِس زمانہ میں پائے جاتے ہیں جو اپنے تئیں اول درجہ کے عقلمند اور فلسفی سمجھتے ہیں اور خدا تعالیٰ کے وجود سے سخت منکر ہیں۔ اب ظاہر ہے کہ اگر کوئی عقلی دلیل زبردست اُنکو ملتی تو وہ خدا تعالیٰ کے وجود کا انکار نہ کرتے۔ اور اگر وجود باری جلّشانہٗ پر کوئی بُرہان یقینی عقلی اُنکو ملزم کرتی تو وہ سخت بے حیائی اور ٹھٹھے اور ہنسی کے ساتھ خدا تعالیٰ کے وجود سے منکر نہ ہو جاتے۔ پس کوئی شخص فلسفیوں کی کشتی پر بیٹھ کر طوفان شبہات سے نجات نہیں پا سکتا بلکہ ضرور غرق ہوگا اور ہرگز ہرگز شربت توحید خالص اُسکو میسر نہیں آئے گا۔ اب سوچو کہ یہ خیال کس قدر باطل اور بدبودار ہے کہ بغیر وسیلہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے توحید میسر آسکتی ہے اور اس سے انسان نجات پا سکتا ہے۔ اے نادانو! جب تک خدا کی ہستی پر یقین کامل نہ ہو اُس کی توحید پر کیونکر یقین ہو سکے۔ پس یقیناً سمجھو کہ توحید یقینی محض نبی کے ذریعہ سے ہی مل سکتی ہے جیسا کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عرب کے دہریوں اور بدمذہبوں کو ہزارہا آسمانی نشان دکھلا کر خدا تعالیٰ کے وجود کا قائل کر دیا اور اب تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی اور کامل پیروی کرنے والے اُن نشانوں کو دہریوں کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ بات یہی سچ ہے کہ جب تک زندہ خدا کی زندہ طاقتیں انسان مشاہدہ نہیں کرتا شیطان اُس کے دل میں سے نہیں نکلتا اور نہ سچی توحید اُسکے دل میں داخل ہوتی ہے اور نہ یقینی طور پر خدا کی ہستی کا قائل ہوسکتا ہے۔ اور یہ پاک اور کامل توحید صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے ملتی ہے۔

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22ص 120)

کوئٹہ میں دو احمدی
راہ مولیٰ میں قربان ہوگئے

احباب جماعت کو افسوس کے ساتھ یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ مکرم خالد رشید صاحب بعمر 45 سال اور مکرم ظفر اقبال صاحب بعمر 50 سال آف کوئٹہ مورخہ 24 جون رات تقریباً 11 بجے نامعلوم افراد کی گولیوں کا نشانہ بننے کی وجہ سے راہ مولیٰ میں قربان ہوگئے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 26 جون 2009ء کو خطبہ جمعہ میں ان کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ ظفر اقبال صاحب، مکرم خالد رشید صاحب کے پاس ملازم تھے۔ یہ شام کو اس ملازم کو چھوڑنے گھر گئے ہیں کار سے نکلتے ہی ان پر فائر کر دیا گیا اور دونوں موقع پر (راہ مولیٰ میں قربان) ہوگئے۔ ان کے بھائی جو گھر کے دروازے کے باہر نکلے ان پر بھی فائر کیا لیکن بہرحال وہ تو نہیں لگا...... غالب امکان یہی ہے کہ یا یہ احمدیت کی وجہ سے ٹارگٹ شوٹنگ ہے یا آجکل پنجابی اور بلوچی کا بڑا (مسئلہ) وہاں چل رہا ہے، ان کو تھریٹ (Threat) بھی ہیں، احمدیت کی وجہ سے بھی تھریٹس تھیں۔ اس وجہ سے بہرحال یہ بھی کل دو (قربان) ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے، مغفرت کا سلوک فرمائے۔

مکرم خالد رشید صاحب کے والد کا نام مکرم عبدالرشید صاحب ہے۔ آپ 11 ستمبر 1964ء کو پیدا ہوئے۔ آپ کے دادا حضرت منشی عبدالکریم بٹالوی رفیق حضرت مسیح موعود ہیں۔ آپ کی نماز جنازہ مورخہ 25 جون 2009ء کو سہ پہر 4 بجے احمدیہ قبرستان کوئٹہ میں مکرم عبدالحلیم صاحب مربی سلسلہ کوئٹہ نے پڑھائی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم احسان الحق خان صاحب امیر جماعت کوئٹہ نے دعا کرائی۔ آپ نے پسماندگان میں والد، والدہ مکرمہ رضیہ رشید صاحبہ، اہلیہ مکرمہ ڈاکٹر رفعت خالد صاحبہ چائلڈ سپیشلسٹ سول ہسپتال کوئٹہ بنت مکرم میاں محمود احمد صاحب، ایک بیٹا عزیزم علی احسن خالد جماعت نہم اور دو بیٹیاں عزیزہ ثمین خالد جماعت ہشتم اور عزیزہ فرحین خالد جماعت ششم چھوڑی ہیں۔

(باقی صفحہ 7 پر)

مکرم مرزا انوار الحق صاحب مربی سلسلہ وصدر جماعت

جماعت احمدیہ ساؤتومے کے خلافت جوبلی پروگرام

اللہ تعالیٰ کے فضل سے خلافت جوبلی کے سال کا آغاز باجماعت نماز تہجد، فجر اور درس سے کیا گیا۔ سارا سال خلافت جوبلی کی خصوصی دعائیں دہرائی جاتی رہیں ہر فرد جماعت اور ان کے گھروں میں یہ دعائیں مختلف سائزوں میں شائع کر کے بھی پہنچائی گئیں۔ اسی طرح نوافل، نفلی روزوں کا بھی اہتمام کیا جاتا رہا ہے جس میں احباب جماعت نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

20 فروری 2008ء کو جلسہ پیشگوئی مصلح موعود نیشنل مشن ہاؤس میں منایا گیا جس میں 35 افراد نے شرکت کی۔ نیز کیپیٹل سے 27 کلومیٹر دور ایک اور شہر میں واقع دوسری جماعت میں بھی اس جلسے کا اہتمام کیا گیا۔

مارچ 2008ء میں پروگرام کے مطابق جلسہ یوم مسیح موعود کا انعقاد انہی دو جماعتوں میں کیا گیا جن میں احباب جماعت نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

مورخہ 5 / اپریل 2008ء کو جماعت احمدیہ ساؤتومے کو اپنا پہلا ایک روزہ جلسہ سالانہ کرنے کی توفیق ملی۔ جس میں کل حاضری 152 تھی۔ اس جلسہ کی تمام کارروائی ملک کے نیشنل ٹی وی نے ریکارڈ کی اور اگلے دن خبروں میں نمایاں طور پر ”محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں“ کے ٹائیٹل کے ساتھ پیش کی۔

اسی طرح اس تاریخی سال میں ہمارے پیارے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے افریقہ کا دورہ کیا چنانچہ جماعت احمدیہ ساؤتومے کی طرف سے 6 افراد پر مشتمل ایک وفد نے 18 / اپریل 2008ء کو حضور انور ایدہ اللہ کی بینن آمد کے موقع پر ملاقات کا شرف حاصل کیا اور بینن جماعت کے سالانہ جلسے میں شرکت کی۔

مورخہ 27 مئی 2008ء کو بفضل اللہ تعالیٰ پروگرام کے مطابق خلافت ڈے کے پروگرامز کا خصوصی انعقاد کیا گیا۔ پروگرامز کا آغاز نماز تہجد فجر اور خصوصی درس سے کیا گیا۔ بعد ازاں پروگرام کے مطابق مشن ہاؤس میں قربانیاں کی گئیں۔ 10 بجے جلسہ یوم خلافت کا آغاز کیا گیا جس میں 150 سے زائد افراد نے شرکت کی۔ 60 سے زائد غیر از جماعت افراد بھی مدعو تھے۔ اس موقع پر حضور انور ایدہ اللہ کا خصوصی پیغام بھی پڑھ کر سنایا گیا اور ہر ایک شریک فرد کو کتابچے کی شکل میں پرتگیزی زبان میں تیار شدہ یہ پیغام پڑھنے کیلئے تحفۃً دیا گیا۔

سوال و جواب کی مجلس کا انعقاد کیا گیا۔ اس کے بعد تمام افراد کی دعوت کا اہتمام کیا گیا اور دوپہر کا کھانا پیش کیا گیا جو کہ لجنہ ساؤتومے کی ٹیم نے تیار کیا تھا۔

تمام حاضرین نے M.T.A کے ذریعے حضور انور کا خصوصی پیغام سُنا اور دعا کی۔ تمام مشن ہاؤس کو اس موقع پر خصوصیت سے سجایا گیا تھا اور چراغاں بھی کیا گیا۔ بعد ازاں ایک پریس کانفرنس کا اہتمام کیا گیا اور احمدیت کا تعارف، نظام خلافت کی صد سالہ جوبلی اور حضور انور ایدہ اللہ کے خصوصی پیغام پر روشنی ڈالی گئی اس موقع پر ملک کی 12 اہم شخصیات کی بھی دعوت کی گئی جنہوں نے پروگرام کے آخر پر اپنے خیالات کا اظہار بہت اچھے الفاظ میں کیا۔

مشن ہاؤس کی عمارت پر اس دن خصوصیت سے لوائے احمدیت لہرایا گیا۔ جون 2008ء میں ایک نمائشی فٹ بال میچ کا انعقاد کیا گیا جس میں ملک کی نیشنل فیڈریشن کی 2 ٹیموں نے حصہ لیا۔ 1500 سے زائد افراد نے اس میچ کو دیکھا اور ریڈیو میں خلافت جوبلی کے تعارف کے ساتھ نشر کیا گیا۔ اول اور دوئم آنیوالی ٹیموں میں تحائف پیش کئے گئے۔ اسی طرح 29 جون 2008ء کو نیشنل مشن ہاؤس میں ایک کلوا جمیعاً کا اہتمام کیا گیا جس میں خدام انصار اور لجنہ نے حصہ لیا۔

ساؤتومے کی آزادی کے دن یعنی 12 جولائی کو بارہ اہم شخصیات کو تحائف بھجوائے گئے جن کے ساتھ جماعتی تعارفی لٹریچر خلافت جوبلی کی دعائیں اور حضور انور ایدہ اللہ کا خصوصی پیغام بھی بھجوایا گیا۔ سبھی نے بہت خوش دلی سے ہمارے تحائف قبول کئے اور بعد ازاں ہمارے جماعتی پروگراموں میں بھی شرکت کرتے رہے۔ اسی طرح اس ماہ کے آخر پر تمام احباب نے جلسہ سالانہ یو کے کے پروگرامز مشن ہاؤس آ کر باقاعدگی سے دیکھے۔

مورخہ 17 / اگست 2008ء کو خدام اطفال اور ناصرات میں علمی مقابلہ جات کروائے گئے۔ 2 جماعتوں میں کل 96 افراد نے اس میں حصہ لیا۔ پوزیشن حاصل کرنے والے تمام افراد میں تحائف تقسیم کئے گئے۔ مورخہ 24 / اگست کو 100 ضرورت مند افراد کو کھانے پینے کی اشیاء تقسیم کی گئیں تمام افراد نے جماعت احمدیہ کیلئے دعا کی اور شکریہ ادا کیا۔ عید الفطر کے موقع پر بھی مرکز سے بھجوائی جانیوالی عیدی کی رقم سے تقریباً 1000 افراد کی امداد کی گئی جن میں نادار، افراد، یتیم بچے، بیوہ عورتیں نادار مریض، غریب طالب علم اور جیل کے قیدی شامل ہیں۔

ستمبر 2008ء میں مثالی وقار عمل کا پروگرام ترتیب دیا گیا اور نیشنل سنٹرل صلاۃ سنٹر اور مشن ہاؤس کی صفائی کے بعد مکمل پینٹ کرنے کا پروگرام بنایا گیا جس میں 8 خدام اور 2 انصار نے حصہ لیا اور اس کام کو پایہ تکمیل تک پہنچایا۔

ماہ اکتوبر میں جماعتی لٹریچر کی ایک نمائش کا اہتمام مشن ہاؤس میں کیا گیا جس کو احباب جماعت اور ملک کی اہم شخصیات نے وزٹ کیا اور اپنے اپنے تاثرات کا اظہار کیا۔

نومبر 2008ء میں ملکی حالات کے مطابق ایک چھوٹے سے جلسہ مذاہب عالم کا اہتمام کیا گیا جس میں 3 مذاہب کے نمائندگان نے شرکت کی اور اپنے اپنے مذاہب کا تعارف اور عملی زندگی میں اس کی برکات پیش کیں۔ اس موقع پر ایک لوکل اخبار اور ریڈیو کے نمائندگان کو بھی ایک خصوصی انٹرویو دیا گیا۔

مؤرخہ 19 نومبر 2008ء کو ایک تقریب آمین ہوئی اسی طرح اس دن 25 اطفال و ناصرات نے یسرنا القرآن پڑھنا شروع کیا۔

ستمبر 2008ء میں نیشنل پکنک کا پروگرام بنایا گیا جس میں 125 افراد نے شرکت کی۔ دسمبر 2008ء کو عیدالاضحیہ کے روز تمام احباب جماعت اور دیگر غیر از جماعت احباب اور دوسرے مذاہب کے نمائندگان نیز بعض اہم حکومتی عہدیداران کو دوپہر کے کھانے کی دعوت دی گئی۔ اس طرح دسمبر 2008ء میں جماعت احمدیہ ساؤتومے میں ہیومینیٹی فرسٹ کے پروگرام تشکیل دیئے گئے جن میں 4 نیشنل سکولوں کے 2500 بچوں اور بچیوں میں کھانے پینے کی اشیاء اور 400 یونیفارمز تقسیم کئے گئے اس کے علاوہ 2 مرکزی یتیم خانوں کے 95 یتیموں اور ہسپتالوں میں نادار مریضان اور مستحق احباب میں بھی خورونوش کی اشیاء تقسیم کی گئیں

ہیومینیٹی فرسٹ کے ان 2 ہفتوں کے پروگرامز کو نیشنل میڈیا نے مکمل کوریج دی۔ جسے تمام افراد نے بہت سراہا اور ساؤتومے کے لئے خوش آئند قرار دیا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں ہمیشہ خلافت کی نعمت سے مستفیض رکھے۔ آمین۔

مشترکہ دعاؤں کی تحریک

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ہمیشہ جماعت احمدیہ کو دعائیں کرنے کی تحریک فرماتے رہتے تھے۔ 11 دسمبر 1936ء کو جمعہ کا مبارک دن اور رمضان کا پچیسواں روزہ تھا۔ اس روز حضور کے دل میں یہ تحریک پیدا ہوئی کہ رمضان کے مبارک ایام اب قریب الاختتام ہیں۔ ہمیں ان سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی صورت یہ اختیار کرنی چاہئے کہ آج اور کل کی دو راتوں میں ایسی دعائیں کی جائیں جو مشترکہ ہوں۔ چنانچہ حضور نے خطبہ جمعہ میں جماعت کو اس امر کی طرف زوردار طریق پر توجہ دلائی اور دو راتوں کے لئے مندرجہ ذیل دو مشترکہ دعائیں تجویز فرمائیں۔

پہلی دعا ”الٰہی تیرا عفو تام اور توبہ نصوح ہمیں میسر ہو اور نہ صرف ہمیں میسر ہو بلکہ خاندان کو، ہمارے ہمسایوں کو، ہمارے دوستوں کو، ہمارے عزیزوں کو اور رشتہ داروں کو اور ہماری تمام جماعت کو، یہ نعمت میسر آ جائے۔ خدایا ہم تیرے عاجز خطا کار اور گنہگار بندے ہیں۔ ہم سخت کمزور اور ناتواں ہیں۔ جالوں اور پھندوں میں ہم نے اپنے آپ کو پھنسا رکھا ہے۔ ان میں سے نکلنے کی کوئی راہ نہیں اور ہماری نجات کی کوئی صورت نہیں سوائے اس کے کہ تیرا عفو تام ہم پر چھا جائے اور آئندہ کے لئے وہ توبہ نصوح ہمیں حاصل ہو جائے جس کے بعد کوئی ذلت اور کوئی تنزل نہیں ہے“۔

دوسری دعا ”اے خدا تو کامل ہے۔ ہر تعریف سے مستغنی ہے۔ ہر عزت سے مستغنی ہے۔ ہر شہرت سے مستغنی ہے۔ تجھے اس بات کی کوئی حاجت نہیں کہ تیرے بندے تجھ پر ایمان لاتے ہیں یا نہیں۔ ان کے مان لینے سے تیری شان میں کوئی ترقی نہیں ہو سکتی اور ان کے نہ ماننے سے تیری شان میں کوئی کمی نہیں آ سکتی۔ مگر اے ہمارے ربّ! گو تو محتاج نہیں لیکن دنیا تیرے نور کی محتاج ہے اور ہم تجھ سے درخواست کرتے ہیں کہ تیری صفات دنیا پر جلوہ گر ہوں اور تیرا نور عالم پر پھیلے اور تمام بنی نوع انسان تجھ پر ایمان لائیں اور تیری بادشاہت دنیا میں قائم ہو۔ اے خدا اپنے لئے نہیں بلکہ اپنے غریب بندوں کی خاطر دنیا پر رحم فرما۔ اپنی خالقیت کے اظہار کے لئے نہیں بلکہ مخلوق پر رحم اور شفقت کرنے کے لئے انہیں وہ راستہ دکھا۔ جو انہیں تیرے قرب تک پہنچانے والا ہو اور جس کے نتیجہ میں تیری بادشاہت دنیا پر قائم ہو جائے۔ تا بنی نوع انسان تیرے نور سے منور ہو جائیں۔ ان کے دل روشن ہو جائیں ان کی آنکھیں چمک اٹھیں اور ان کے ذہن تیز ہو جائیں۔

(الفضل 13 دسمبر 1936ء ص 7 کالم 4,3)

حضور نے مندرجہ بالا دعاؤں کا تذکرہ کرتے ہوئے احباب جماعت کو یہ بھی تلقین فرمائی کہ:

”سال میں سے کم از کم ایک دن تم خدا تعالیٰ کے سامنے اپنے گناہوں پر روؤ اور خوشی کی چیز اس سے کوئی نہ مانگو۔ اس سے روپیہ نہ مانگو۔ اس سے پیسہ نہ مانگو۔ اس سے دولت نہ مانگو۔ اس سے صحت نہ مانگو۔ اس سے قرضوں کا دور ہونا نہ مانگو۔ اس سے اعزاز نہ مانگو۔ اس سے اکرام نہ مانگو۔ پھر یہی مانگو کہ خدایا تیرا عفو تام ہمیں حاصل ہو اور توبہ نصوح ہمارے لئے میسر ہو جائے۔ اس دعا کو مختلف رنگوں میں مانگو۔ مختلف طریقوں سے مانگو۔ مختلف الفاظ میں مانگو۔ اپنے لئے مانگو۔ اپنی بیویوں کے لئے مانگو۔ اپنے بچوں کے لئے مانگو۔ اپنے دوستوں کے لئے مانگو۔ اپنے ہمسایوں کے لئے مانگو۔ اپنے شہر والوں کے لئے مانگو اور پھر ساری جماعت کے لئے مانگو۔ مگر چیز ایک ہو۔ بات ایک ہو۔ رنگ ایک ہو۔ سُر ایک ہو۔ تال ایک ہو اور جو کہو اس کا خلاصہ یہ ہو۔ ہم تیرا عفو تجھ سے ہی چاہتے ہیں۔ پس اس عفو سے مانگو۔ اس غفار سے مانگو۔ اس ستار سے مانگو۔ اس تواب سے مانگو اور اگر تم اس سے رحمانیت مانگو تو اسی لئے کہ وہ تمہیں اپنا عفو تام اور توبہ نصوح دے اور رحیمیت مانگو تو بھی اسی لئے کہ وہ تمہیں اپنا عفو تام اور توبہ نصوح دے۔ (الفضل 13 دسمبر 1936ء ص 6)

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/5 روپے

حقیقۃ الوحی کے مطالعہ میں سہولت کے لئے

فرہنگ حقیقۃ الوحی

مشکل الفاظ و اصطلاحات کا تلفظ اور ان کے معانی

مشکل الفاظ کا تلفظ اور ان کے معانی پیش خدمت ہیں۔ کل 8 اقساط میں تمام الفاظ مکمل ہوں گے۔ الفضل کے تمام شمارے محفوظ رکھیں تا کہ مکمل کتاب کے معانی آپ کے پاس موجود ہوں۔ مشکل الفاظ کے علاوہ کتاب میں موجود بعض اسماء، مقامات، کتابیات اور اصطلاحات کا تعارف بھی قسط وار شائع کیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ احسن رنگ میں حضرت اقدس کی کتب کے مطالعہ کی توفیق دے۔ آمین

مرسلہ: ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ

پ ت ٹ ث ج چ ح

الفاظ	تلفظ	معانی
پنج	پَنج	پانچ، پانچواں
پنج شنبہ	پَنج شَنبَہ	جمعرات، فارسی میں ہفتے کے دن یوں ہیں: جمعہ کے بعد ہفتہ کو شنبہ، پھر یک شنبہ، دوشنبہ، سہ شنبہ اور بدھ کو چہار شنبہ، جمعہ کو جمعہ ہی کہتے ہیں۔
پنجم	پَنجُم	پانچ نمبر، پانچواں
پنجہ اجل	پَنجۂِ اَجَل	موت کا پنجہ
پنجہ فولاد	پَنجہِ فَولَاد	لوہے کا ہاتھ
پیچ	پِیچ	چکر، الجھاؤ
پیچ وتاب	پِیچُ و تَابُ	اندر ہی اندر غصہ میں آنا
پیرایہ	پَیرَایَہ	انداز، رنگ
پیرزادگی	پِیرزَادگِی	پیر کا بیٹا ہونا، بزرگی
پیرو	پَیرَو	پیروی کرنے والا
پیش از وقت	پیش اَز وَقت	وقت سے پہلے
پیش وپس	پیش وپَس	آگے پیچھے
پیوند	پَیوَند	جوڑ، تعلق
پُستک	پُستَک	کتاب، بالعموم مذہبی کتاب کے لئے استعمال ہوتا ہے
تابع	تَابِع	تحت، پیروی کرنے والا
تالیف	تَالِیف	جمع کرنا، کتاب تصنیف کرنا
تامل	تَامُّل	تردد، غور، فکر
تاویل	تَاوِیل	تشریح، وضاحت، تعبیر
تبّا لہ	تَبًّا لَہٗ	اس کے لئے ہلاکت ہو
تبتل	تَبَتُّل	اللہ کے سوا سب سے منقطع ہو کر ہمہ تن خدا کی عبادت میں لگے رہنے کی حالت، تجرد اختیار کرنے کا عمل، مجرد زندگی گزارنے کی حالت
تپ محرقہ	تَپِ مُحرِقَہ	وہ بخار جس میں شدت حرارت ہو، ٹائیفائیڈ، میعادی بخار
تپش محبت	تَپِشِ مَحَبَّت	محبت کی آگ، محبت کی جلن
تتمہ	تَتِمَّہ	آخر، کسی کتاب کے آخر پر لکھا جانے والا کوئی باب وغیرہ
تِتھی	تِتھی	(ہندی) چاند کے مہینے کی تاریخ، دن، روز
تثلیث	تَثلِیث	تین، عیسائی عقیدہ الوہیت میں تین اقنوم ہیں باپ، بیٹا اور روح القدس
تجارب	تَجَارِب	تجربہ کی جمع
تجلی	تَجَلِّی	جلوہ، نظارہ
تجلیات	تَجَلِّیَات	تجلی کی جمع، جلوہ، نظارہ
تجلی رحمت	تَجَلِّیِ رَحمَت	ظہور رحمت، رحمت کا اظہار
تحائف	تَحَائِف	تحفہ کی جمع
تحریف	تَحرِیف	تبدیلی، اصل عبارت یا الفاظ کی جگہ کوئی اور لفظ اپنی طرف سے لکھ دینا

تحمید	تَحمِید	تعریف
تختہ مشق	تَختَۂِ مَشق	ہدف تنقید، ظلم اور سزا کا مورد
تخفیف	تَخفِیف	کمی
تخلّف	تَخَلُّف	پیچھے ہٹنا، پورا نہ کرنا
تخلف وعدہ	تَخَلُّفِ وَعدَہ	وعدہ پورا نہ کرنا
تُخم	تُخم	بیج
تُخم ریزی	تُخمرِیزِی	(مجازاً) آغاز، ابتدا کرنے یا بنیاد ڈالنے کا عمل، بیج بونا
تخمیناً	تَخمِیناً	اندازاً
تدارک	تَدَارُک	پکڑنا، ازالہ کرنا، کمی پورا کرنا
تذبذب	تَذَبذُب	کشمکش، ہچکچاہٹ
تذلّل	تَذَلُّل	عاجزی، انکساری، جھکنا
تردّد	تَرَدُّد	تذبذب، ہچکچاہٹ
تزکیہ نفس	تَزکِیَہِ نَفس	نفس کو پاک کرنا
تساہل	تَسَاہُل	سستی، لاپرواہی
تسلّط	تَسَلُّط	قبضہ، حکومت
تشبیہ	تَشبِیہ	مشابہت، مانند، مثل
تشنج	تَشَنُّج	کھچاؤ، ایک بیماری جس میں اعصاب کھچ جاتے ہیں۔
تشویش	تَشوِیش	پریشانی، فکرمندی
تصدیق	تَصدِیق	سچائی ظاہر کرنا، صداقت کا اظہار، کسی کی صداقت کا اقرار
تصرف	تَصَرُّف	قبضہ، اختیار، ملکیت
تصرفات	تَصَرُّفَات	تصرف کی جمع، دخل اندازی
تصریح	تَصرِیح	وضاحت، کھولنا، تشریح
تصفیہ	تَصفِیَہ	فیصلہ، صفائی، صلح
تضرع	تَضَرُّع	عجز و نیاز، گریہ وزاری، گڑگڑانا، رونا
تطہیر	تَطہِیر	پاکیزگی، طہارت
تعبد ابدی	تَعَبُّدِ اَبَدِی	ہمیشہ کی عبادت، غلامی
تعصب	تَعَصُّب	بے جا طرف داری، بے جا حمایت یا پچ، حقیقت ظاہر ہو جانے کے بعد حق بات سے انکار
تعظیم ملوک	تَعظِیمِ مُلُوک	بادشاہوں کی عزت
تفحص	تَفَحُّص	کھودنا، تلاش، جستجو، کھوج، تحقیق، معلوم کرنا، پرسش (حال وغیرہ کے ساتھ)
تفرید	تَفرِید	توحید، وحدت، انفرادیت
تفہیم	تَفہِیم	سمجھانا، وضاحت
تقدم زمانی	تَقَدُّمِ زَمَانِی	زمانے کے اعتبار سے پہلے ہونا

تقدیرِ مُبرَم	تَقدِیرِ مُبرَم	وہ تقدیر جو پختہ ہو، نہ ٹوٹنے والی ہو، (تقدیر کی دو قسمیں ہیں ایک جو صدقہ وخیرات سے عموماً بدل جاتی ہے اسے تقدیر معلق کہتے ہیں اور دوسری وہ جو عموماً ہو کر رہتی ہے وہ تقدیر مبرم کہلاتی ہے۔)
تکالیف شاقہ	تَکَالِیفِ شَاقَّہ	سخت تکلیفیں
تکذیب	تَکْذِیب	کسی کو جھوٹا کہنا، جھٹلانا، کسی صداقت کی تردید کرنا
تکفیر	تَکْفِیر	کسی کو کافر قرار دینا، کسی کا انکار کرنا
تلخ	تَلْخ	کڑوا، مشکل، دوبھر
تلف	تَلَف	ضائع کرنا، نقصان کرنا
تلمیذ	تِلْمِیذ	شاگرد
تمّت	تَمَّتْ	ختم ہوا، The End ختم شد
تمثیلی صورت	تَمْثِیلِی صُورَت	تشبیہ کے رنگ میں، مطابقت، مشابہت، نظیر
تمحیص	تَمْحِیص	کسی مادی چیز کو میل سے صاف کرنا، کسی مسئلہ کو نتھارنا، واضح کرنا
تموج	تَمَوُّج	جوش، موجزن ہونا
تمہید	تَمْہِید	تیاری کرنا، کسی کتاب وغیرہ مضامین کو سمجھانے کے لئے تیار کرنا
تناقض	تَنَاقُض	اختلاف، ایک دوسرے کے الٹ
تُند	تُنْد	تیز
تندسیلاب	تُنْدسَیلَاب	تیز بہاؤ
تنزل	تَنَزُّل	نیچے کر دینا، اتارنا
تنزل شیاطین	تَنَزُّلِ شَیَاطِین	شیطانوں کا اترنا، نازل ہونا
تنقیح طلب	تَنقِیح طَلَب	ایسا کوئی امر جس میں چھان بین سوال جواب، یا تحقیق کی ضرورت ہو، کسی بات میں اصلیت دریافت کرنے کے لئے تحقیق کرنا
تنقید	تَنقِید	جرح، جانچ پڑتال
توارد	تَوَارُد	کسی خیال یا مضمون کا ایک سے زیادہ شخصوں کے ذہن میں آنا، مضمون یا خیال یا الفاظ کا لڑ جانا، یکسانی مشابہت
توام	تَوْاَم	جڑواں، twins
توانا	تَوَانَا	طاقتور، صحتمند
توبہ نصوح	تَوبَۃُ نَصُوح	خالص توبہ
توجہات	تَوَجُّھَات	توجہ کی جمع۔ خیال، فکر، غور، کسی کی طرف رخ کرنا، رغبت
توحید وتفرید	تَوحِید و تَفرِید	وحدت، اکیلا ہونا، منفرد ہونا
تودہ	تُودَہ	ڈھیر
تولد	تَوَلُّد	پیدا ہونا، پیدائش، جنم لینا
تہی دست	تَہِی دَست	خالی ہاتھ
ٹھٹھے	ٹَھٹّھے	ٹھٹھہ کی جمع۔ تمسخر، ہنسی، مذاق، ایسے قہقہے جس میں کسی کا مذاق اڑایا گیا ہو، استہزاء
ٹھگ بازی	ٹَھگ بَازِی	دھوکے بازی
ٹھیکہ	ٹِھیکہ	Contract، اجارہ، ذمہ لینا
ٹیچی	ٹِیچِی	عین وقت پر آنے والا
ٹیکہ	ٹِیکہ	انجکشن
ثریا	ثُرَیَّا	ستاروں کا ایک جھرمٹ
جاڑوں	جَاڑُوں	سردیوں
جاگزین	جَاگُزِین	داخل ہو جانا، بیٹھ جانا، گھر کر لینا
جامع	جَامِع	اکٹھا کرنے والا، جمع کرنے والا، جس میں سب چیزیں جمع ہوں۔
جامع الحقائق	جَامِعُ الْحَقَائِق	حقیقتوں اور سچائیوں کو اپنے اندر جمع کرنے والا
جامہ	جَامَہ	لباس، ہیئت
جامہ ارتداد	جامۂِ اِرتِدَاد	ارتداد کا لباس
جاں کندنی	جَاں کَندَنِی	جان نکلنے کی حالت
جانبر	جَانبَر	جان بچ جانا
جانبری	جَانبَرِی	جان بچنا، سلامتی
جانبین	جَانِبَین	دونوں فریق، دونوں طرفیں

جبہ	جُبَّہ	چغہ، اوورکوٹ، لباس
جذبات نفسانی	جَذبَاتِ نَفسَانِی	نفس کی خواہشات، مراد بری اور شہوانی خواہشات بھی ہو سکتی ہیں۔
جرح	جَرح	تنقید، پڑتال، تفتیش
جُزئی فَضِیلت	جُزئِی فَضِیلَت	کسی ایک پہلو سے فضلیت، اور خوبی
جسّاسہ	جَسَّاسَہ	جاسوسی کرنیوالا
جسم عنصری	جِسمِ عُنصَرِی	مادی جسم
جگت	جَگَت	زمانہ
جگت پتا	جَگَت پِتَا	زمانے کا مالک
جلالی آمد	جَلَالِی آمَد	جلال کے ساتھ آنا، خوفناک اور ہیبت ناک نشانات کے ساتھ آنا
جمادات	جَمَادَات	وہ چیزیں جو جاندار نہ ہوں، اکثر اطلاق اس لفظ کا پتھر اور معدنی اشیاء پر ہوتا ہے۔
جملہ معترضہ	جُملَہ مُعتَرِضَہ	وہ فقرہ یا بات جو ایک بات کے دوران آ جائے جس کا تعلق اس فقرے یا بات سے براہ راست نہ ہو، کوئی وضاحت ہو یا کوئی اور تفصیل ہو۔
جنس	جِنس	چیز، شے
جو منگے سو مر رہے مرے سو منگن جا	جو مَنگے سو مَر رَہے مَرے سو مَنگَن جَا	جو دعا کرے وہ فنا ہو جائے جو فنا ہو جائے وہی دعا کرے
جواناں مرگ	جَوَانَاں مَرگ	جوانی میں موت
جوبَن	جُوبَن	عروج، انتہاء، چوٹی
جوش زَن	جوش زَن	جوش میں ہونا، موجزن
جہل	جَہل	ناواقفیت، لاعلمی، جہالت
جہلِ مرکب	جَہلِ مُرَکَّب	باوجود ناواقف اور لاعلم ہونے کے اپنے آپ کو عالم سمجھنا۔
جِیو	جِیو	روح
جُوا	جُؤَا	وہ لکڑی جو چھکڑا یا ہل چلانے والے بیلوں کی گردن پر رکھی جاتی ہے، قمار، شرط بازی
چارشنبہ	چَار شَنبَہ	بدھ کا دن
چاکری	چَاکَرِی	خدمت، نوکری
چٹھی رَساں	چِٹّھِی رَسَاں	جو خط / پیغام پہنچانے والا ہو، ڈاکیا
چشم پُرآب	چَشمِ پُرآب	آنکھ کا پانی سے بھر آنا، رو دینا، آنسو بھری آنکھ
چقماق	چَقمَاق	وہ پتھر جس کو آپس میں رگڑیں تو آگ نکل آئے
چکی	چَکّی	آٹا پیسنے یا دانا پیسنے کا آلہ
چگونگی	چِگُونَگِی	کیفیت، اصلیت، خاصیت، حقیقت
چوغہ	چُوغَہ	جبہ، لباس، لمبا کوٹ
چوکھٹ	چَوکَھٹ	دروازے کا فریم، دروازے کی چاروں طرف کی لکڑی
چولہ	چُولَہ	قبا، ڈھیلا ڈھالا کرتہ، لباس، پوشاک
چولہ آتش	چُولَۂِ آتِش	آگ کا لباس
چہ جائیکہ	چہ جَائیکہ	کجا یہ کہ، کہاں یہ بات کہ
چہارم	چَہَارُم	چوتھا، نمبر چار
چیف کورٹ	چِیف کُورٹ	انگریز کے زمانے میں ہندوستان میں سب سے بڑی عدالت، جو بعد میں ہائیکورٹ کہلائی
حاجتیں برلانا	حَاجَتیں بَرلَانَا	ضرورتیں پوری کرنا
حامی	حَامِی	حمایت کرنے والا، تائید کرنے والا، مددگار
حبس دَم	حَبسِ دَم	دم یعنی سانس کا رک جانا، گھٹ جانا، سانس روک رکھنا
حجاب سوز	حِجَاب سوز	جو شرم وحیا کے پردوں کو جلا دے
حُجّت	حُجَّت	دلیل
حجم	حَجم	ضخامت
حدقذف	حدِّقَذف	قذف یعنی کسی پر زنا کا جھوٹا الزم لگانے کی حد یعنی سزا
حدیث الرب	حَدِیثُ الرَّب	اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی بات، حکم (یہاں مراد ایسی خوابیں، یا نظارے یا الہامات جو انسان کو خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوں۔)
حدیث النفس	حَدِیثُ النَّفس	انسانی نفس کی بات، خواہش (ایسی خوابیں، یا نظارے یا الہامات جو انسان کو ہوں لیکن وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے نہ ہوں بلکہ انسان کی اپنی سوچوں اور خیالات کا نتیجہ ہوں۔)

وقف عارضی کی اہمیت و برکات

محترم مرزا محمد الدین ناز صاحب۔ ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن ووقف عارضی

سورۃ التوبہ آیت نمبر 122 میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کی جماعت سے ایک مبارک خواہش کا ذکر فرمایا ہے کہ ان میں سے ایک گروہ کیوں خدا تعالیٰ کے دین کی تفہیم کے لئے سفر نہیں کرتا تا کہ وہ اپنی تعلیم و تربیت کے بعد اپنی قوم میں اصلاح و ارشاد کا کام کرے۔ اللہ تعالیٰ نے ایک مضبوط نظام کے تابع اپنی تربیت اور پھر اپنی قوم کے کمزوروں، نئے آنے والوں اور غفلت کا مظاہرہ کرنے والوں کی تربیت کا سنہری اصول بیان فرمایا ہے اور مستقل اور عارضی وقف کی اہمیت اور ضرورت کو اجاگر فرمایا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

"میں اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ اپنی جماعت کو وصیت کروں اور یہ بات پہنچا دوں ...... اگر کوئی نجات چاہتا ہے اور حیات طیبہ یا ابدی زندگی کا طلبگار ہے تو وہ اللہ کے لئے اپنی زندگی وقف کرے"۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 370)

جہاں تک وقف عارضی کا تعلق ہے تو یہ کسی نہ کسی رنگ میں پہلے بھی برکتوں اور رحمتوں کے جلوے میں سایہ فگن رہی۔ سیدنا حضرت مصلح موعود نے 1922ء میں شدھی کی تحریک کے مقابلہ کے لئے 3 ماہ زندگی وقف کرنے کی تحریک کی اور فرمایا:

"ہم ان کو ایک پیسہ بھی خرچ کرنے کے لئے نہ دیں گے۔ اپنا اور اپنے اہل و عیال کا خرچ انہیں خود برداشت کرنا ہوگا"۔ (تاریخ احمدیت جلد 4 ص 331)

اس آواز پر سرفروشان احمدیت نے لبیک کہتے ہوئے ایسے عظیم الشان کارنامے سرانجام دیئے کہ وہ آج تک تاریخ کے صفحات کو زینت بخش رہے ہیں اور مومنوں کی عظیم خدمت کے طور پر محفوظ ہیں۔ پھر حضرت مصلح موعود نے ربوہ میں رہائش اختیار کرنے والوں کو تنبیہ فرمائی۔

"جو لوگ بھی مکان بنا کر مستقل طور پر یہاں رہنا چاہیں گے انہیں بعض شرائط اور قواعد وضوابط کی پابندی کرنی ہوگی۔ مثلاً ہر شخص کو خواہ اس کی تجارت کو نقصان ہو یا اس کے کاروبار پر اس کا اثر پڑے سال میں ایک ماہ خدمت دین کے لئے ضرور وقف کرنا ہوگا"۔

(الفضل 20 راپریل 1949ء ص4)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے وقف عارضی کی تحریک کو مستقل بنیادوں پر جاری فرمایا اور باقاعدہ نظارت کا قیام فرمایا۔ آپ نے اس کی غرض وغایت بیان کرتے ہوئے فرمایا:

"عارضی وقف کی ضرورت بہت ہے۔ بات یہ ہے کہ جماعت ...... سمجھتی ہے کہ اصلاح و ارشاد کا کام مربیوں کا ہے۔ حالانکہ ہر احمدی کو بڑی توجہ کے ساتھ اصلاح و ارشاد کا کام کرنا چاہئے۔ یہ توجہ پیدا کرنے کے لئے اور جماعت میں اصلاح و ارشاد کا شوق پیدا کرنے کے لئے میں نے عارضی وقف کی سکیم جاری کی ہے"۔

(رپورٹ مجلس مشاورت 1966ء ص 15-14)

آپ نے وقف عارضی کی تحریک کی وضاحت میں مزید فرمایا:

"میں جماعت میں یہ تحریک کرتا ہوں کہ وہ دوست جن کو اللہ تعالیٰ توفیق دے سال میں دو ہفتہ سے چھ ہفتہ تک کا عرصہ دین کی خدمت کے لئے وقف کریں اور انہیں جماعت کے مختلف کاموں کے لئے جس جس جگہ بھجوایا جائے۔ وہاں وہ اپنے خرچ پر جائیں اور ان کے وقف شدہ عرصہ میں سے جس قدر عرصہ انہیں وہاں رکھا جائے، اپنے خرچ پر رہیں اور جو کام ان کے سپرد کیا جائے۔ انہیں بجالانے کی پوری کوشش کریں"۔ (الفضل 23 مارچ 1966ء ص2)

پھر فرمایا کہ

"وقف عارضی میں مجھے ہر سال کم از کم پانچ ہزار واقف چاہئیں۔ اس کے بغیر ہم صحیح رنگ میں جماعت کی تربیت نہیں کر سکتے"۔

(الفضل 10 راگست 1966ء ص3)

آپ مزید فرماتے ہیں کہ

"مربیان کو بھی چاہئے اور عام عہدیداران کو بھی چاہئے بلکہ ہر احمدی کو چاہئے کہ وہ اپنے نفس کو بھی اور اپنے بھائی کو بھی یہ تلقین کرے کہ وہ وقف عارضی میں شامل ہو"۔ (الفضل 27 راگست 1969ء ص5)

نیز عہدیداران کو توجہ دلاتے ہوئے فرمایا

"میں احباب جماعت عہدیداران جماعت اور خصوصاً امراء اضلاع کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں .... امراء اضلاع کو اس طرف فوری توجہ دینی چاہئے .... جماعت کے مستعد اور مخلص احباب کو اپنی ذمہ داری کی طرف متوجہ کریں تا زیادہ سے زیادہ احمدی اس مقصد کے پیش نظر اور خدمت (۔) کے لئے اپنے وقت کا ایک تھوڑا اور حقیر سا حصہ پیش کریں"۔

(الفضل 13 راپریل 1966ء ص3)

موصی صاحبان کے بارے میں فرمایا

"میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ تعلیم القرآن اور وقف عارضی کی تحریکوں کو موصی صاحبان کی تنظیم کے ساتھ ملحق کر دیا جائے اور یہ سارے کام ان کے سپرد کر دیئے جائیں"۔ (الفضل 10 راگست 1966ء ص3)

اب نظام وصیت خدا تعالیٰ کے فضل سے وسعت پذیر ہے تو وقف عارضی کا نظام بھی مربوط ہونا چاہئے تھا۔ لیکن واقعتاً ایسا نہیں ہے۔ تو موصی صاحبان کو اس بارہ میں فکر کرنی چاہئے کہ وہ حضرت خلیفہ ثالث کی اس بابرکت تحریک میں شمولیت اختیار کر کے اس کے ثمرات سے مستفیض ہوں۔

طالب علموں کو مخاطب کر کے فرمایا

"میں طالب علموں سے خاص طور پر کہتا ہوں کہ چونکہ گرمیوں کی چھٹیاں آ رہی ہیں، وہ ضرور وقف عارضی پر جائیں۔ ان کا علم بڑھے گا۔ جہاں وہ جائیں گے وہاں کے لوگوں کے لئے انہیں نمونہ بننے کی کوشش کرنی پڑے گی اور اگر نوجوان ان کے لئے نمونہ بنیں گے تو ان پر بڑا اثر ہوگا کہ چھوٹی چھوٹی عمروں والے اس قسم کا کام کر رہے ہیں"۔

(خطبات ناصر جلد ہفتم صفحہ 25)

غرض اس تحریک میں بھرپور حصہ لینے کے لئے کالج کے پروفیسروں اور سکولوں کے اساتذہ کو بھی تحریک فرمائی کہ وہ بھی اپنی رخصتوں کے ایام میں وقف عارضی کریں۔

آپ نے فرمایا

"کالجوں کے پروفیسر اور لیکچرار، سکولوں کے اساتذہ، کالجوں کے سمجھدار طلباء بھی اپنی رخصتوں کے ایام اس منصوبہ کے ماتحت کام کرنے کے لئے پیش کریں"۔ (الفضل 23 مارچ 1966ء ص3)

پھر فرمایا

"میں ان عزیزوں اور بھائیوں سے بھی اپیل کرنا چاہتا ہوں جن کا مختلف درسگاہوں سے طالب علم یا استاد کا تعلق ہے کہ اپنی چھٹیوں میں سے اگر آپ دو ہفتے قرآن کریم کو پڑھانے کے لئے وقف کر دیں تو یقیناً اللہ تعالیٰ آپ پر اپنی برکات نازل فرمائے گا"۔

(الفضل 7 راگست 1966ء ص5)

اسی طرح گورنمنٹ کے ملازمین کو بھی اس طرح تحریک فرمائی کہ سال کے اندر کچھ رخصتوں کا حق ہر ملازم کو ہوتا ہے۔

"وہ اپنی یہ رخصتیں اپنے لئے یا اپنوں کے لئے لینے کی بجائے اپنے رب کے لئے حاصل کریں اور انہیں اس منصوبہ کے تحت خرچ کریں"۔

(الفضل 23 مارچ 1966ء ص3)

وکلاء کو اس تحریک میں سے حصہ لینے کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا کہ

"بعض عدالتیں بند ہو جاتی ہیں۔ وہاں جو احمدی وکیل وکالت کا کام کرتے ہیں وہ بھی اپنی زندگی کے چند ایام اشاعت علوم قرآنی کے لئے وقف کر سکتے ہیں"۔

(الفضل 10 راگست 1966ء ص4)

زمیندار حضرات کو ترغیب دلائی کہ وہ بھی وقف کریں۔ لجنہ کی ممبرات کے بارے میں فرمایا کہ وہ بھی حصہ لیں اور اپنے شہر یا قصبہ میں عورتوں کی تربیت کریں یا محرم مردوں کے ساتھ وفد کی صورت میں جماعتوں میں وقف عارضی کریں۔

غرض یہ کہ آپ نے ہر طبقہ کو اس میں شمولیت کرنے کی تلقین فرمائی اور پانچ ہزار واقفین ہر سال مہیا کرنے کا ارشاد فرمایا لیکن اس طرف احباب نے کماحقہ توجہ نہیں کی۔ آپ نے امراء اضلاع اور عہدیداران کو اس طرف بار بار توجہ دلائی۔ آپ نے اہل ربوہ کو توجہ دلاتے ہوئے فرمایا۔

"میں سوچ رہا تھا کہ مجھے جتنے واقفین چاہئیں اس تعداد میں واقفین مجھے نہیں ملے۔ مثلاً ربوہ کی ہی جماعت ہے آج جو دوست میرے سامنے بیٹھے ہیں ان میں کثرت ربوہ والوں کی ہے۔ لیکن ان میں سے بہت کم ہیں جنہوں نے وقف عارضی میں حصہ لیا ہے اور یہ بات قابل فکر ہے۔ کہ کیوں آپ کی توجہ ان فضلوں کے جذب کرنے کی طرف نہیں ہے۔ جو اس وقت اللہ تعالیٰ واقفین عارضی پر کر رہا ہے"۔

(الفضل 2 نومبر 1966ء ص3)

پھر ایک موقع پر جماعت کو واقفین عارضی پیش کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ آپ نے فرمایا

"جماعت کو اس وقت جتنے واقفین کی ضرورت ہے اتنے نہیں آ رہے۔ باہر کا ہر ملک لکھ رہا ہے کہ یہاں لوگ ہماری طرف متوجہ ہو رہے ہیں (مربی) کم ہیں۔ ہماری طرف (مربی) بھجوائیں خود یہاں پاکستان کی ہر جماعت لکھ رہی ہے کہ ہمارے پاس واقف عارضی بھجیں۔ میں نے مٹی یا آٹے کے بت بنا کر تو نہیں بھیجنے جب تک جماعت اپنے بچے وقف نہ کرے گی جب تک وقف عارضی کیلئے لوگ اپنے نام پیش نہ کریں گے اس وقت تک دنیا کی اور جماعت کی ضرورت پوری نہیں ہو سکتی اس سلسلہ میں ہمیں کسی قسم کی سستی یا غفلت یا مردنی کا ثبوت نہیں دینا چاہئے"۔

(الفضل 15 دسمبر 1966ء صفحہ 7)

نیز فرماتے ہیں

"اگر ضرورت کا احساس اسی طرح شدت اختیار کر گیا تو شائد کوئی وقت ایسا بھی آ جائے جب اس تحریک کو طوعی نہ رکھنا پڑے بلکہ اسے جبری تحریک قرار دے دیا جائے اور ہر احمدی کا یہ فرض قرار دے دیا جائے کہ وہ جس طرح اپنی آمد کا سولھواں یا دسواں حصہ دین کے لئے دیتا ہے اسی طرح اپنی زندگی کے ہر سال میں سے پندرہ دن یا چھ ہفتے وقف عارضی کے لئے بھی دے تا کہ قرآن کریم کی اشاعت صحیح رنگ میں کی جائے"۔ (الفضل 2 نومبر 1966ء صفحہ 5-4)

آپ نے اس تحریک میں بار بار حصہ لینے کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے فرمایا

"وقف عارضی کے لئے بڑی کثرت کے ساتھ اپنے نام پیش کریں اور بار بار پیش کریں میں تو سمجھتا ہوں کہ جو شخص ایسا کر سکتا ہو اور اس کے رستہ میں کوئی خاص دشواری نہ ہو کہ جس کو دور کرنا اس کے لئے ممکن ہی نہ ہو تو اسے سال میں ایک سے زائد دفعہ بھی اپنے آپ کو وقف عارضی کے لئے پیش کرنا چاہئے۔ لیکن ہر سال ایک دفعہ تو ضرور اس وقف میں حصہ لینا چاہئے تا کہ ایک قسم کی ٹریننگ اور استغفار کرنے کی تربیت بھی اسے مل جائے"۔ (الفضل 24 نومبر 1967ء صفحہ 3-4)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے نومبائعین کی تربیت کے سلسلہ میں وقف عارضی کے نظام کی اہمیت

پرزوردیتے ہوئے فرمایا

''جماعت کے عقائد کے لحاظ سے ان کی گہرائی میں اترنے کے لئے..........تفقہ فی الدین حاصل کرنا اس طریق پر جس پر قرآن کریم نے بیان فرمایا ہے یہ بے حد ضروری ہے اور وقف عارضی کو اس کے ساتھ متعلق کرنا چاہیے..........اور وقف عارضی کے نظام کو دوبارہ زندہ کرنا بے حد ضروری ہے۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 11 مئی 1990ء بیت الفضل لندن)
(البدر قادیان 14 جون 1990ء)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بھی اس طرف بھرپور توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

''گزشتہ سالوں میں کئی دفعہ وقف عارضی کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔لیکن بڑے افسوس کی بات ہے کہ جماعتوں نے اس پر خاطر خواہ توجہ نہیں دی میری ممبران شوریٰ سے یہ درخواست ہے کہ یہ ارادہ کرکے جائیں کہ اس سال ہم نے ربوہ کے علاوہ باہر سے پانچ ہزار واقفین عارضی مہیا کرنے ہیں۔ جو وفود کی شکل میں مختلف جماعتوں میں جائیں۔''

(الفضل 5/اپریل 2004ء ص1)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے واقفین عارضی کو درج امور جماعتوں میں سرانجام دینے کی ہدایت فرمائی۔فرمایا:

1۔''بڑے بڑے کام جوان دوستوں کو کرنے پڑیں گے ان میں سے ایک تو قرآن کریم ناظرہ پڑھنے اور قرآن کریم باترجمہ پڑھنے کی جو مہم جماعت میں جاری کی گئی ہے۔اس کی انہیں نگرانی کرنی ہوگی اور اسے منظّم کرنا ہوگا۔'' (الفضل 23 مارچ 1966ء ص2)

2۔''ایک بڑا مقصد یہ ہے کہ نوع انسانی کو محبت کے رشتوں میں باندھ کر امت واحدہ بنا دیا جائے ....ایک فائدہ یہ بھی بتایا ہے کہ دوست آپس میں ملیں اور واقفیت پیدا ہو اور جو اخوت کا جذبہ ہے وہ ابھرے اور وہ لوگ جو ایک دوسرے سے فاصلوں پر رہائش رکھتے ہیں وہ ذہنی اور قلبی طور پر ایک دوسرے کے قریب آجائیں ان کا پیار بڑھے اور وہ آپس میں بھائی بھائی بن جائیں۔''(خطبات ناصر جلد7 ص19)

(الفضل 12 فروری 1977ء ص2)

3۔''وقف عارضی کا دوسرا بڑا فائدہ یہ ہے کہ جو لوگ وقف عارضی پر جاتے ہیں ان کو اپنے نفس کا بعض پہلوؤں سے محاسبہ کرنا پڑتا ہے۔جانے سے قبل انہیں اپنی بعض کمزوریوں کی طرف توجہ ہو جاتی ہے اور دعاؤں کی طرف ان کی توجہ مائل ہوجاتی ہے۔یعنی وقف عارضی پر جانے کی جو تیاری ہے اس کا بڑا حصہ یہ ہے کہ وہ دعاؤں کی طرف متوجہ ہوتے اور اپنی دینی معلومات میں اضافہ کرتے یا انہیں تازہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں...... جہاں یہ وفود جاتے ہیں وہاں بھی لوگوں کو بڑا فائدہ پہنچتا ہے۔ان کو بھی خواب غفلت سے بیدار ہونا پڑتا ہے۔انہیں بھی اپنے بھائی کے ساتھ مل کر نیکی کی طرف زیادہ توجہ کرنی پڑتی ہے۔''

(الفضل 12 فروری 1977ء ص3)

4۔''پس تحریک وقف عارضی دراصل اصلاح نفس کے لئے اپنے محاسبہ کے لئے اور دوسروں کو اس طرف توجہ دلانے کے لئے جاری کی گئی تھی۔''

(الفضل 12 فروری 1977ء ص4)

پس جان، مال، وقت اور عزت قربان کرنے کا عہد دہرانے والو! تربیتی میدان کے اس معرکہ میں اپنے قول کو عمل کے سانچے میں ڈھالنے کے لئے حضرت مصلح موعود کے ان وفا شعار خادموں میں شامل ہو جاؤ جن کے بارے میں فرمایا کہ اطاعت و وفا شعاری میں ایسے کامل ہیں کہ اگر انہیں موت کو قبول کرنے کی آواز دوں تو وہ بے دریغ اس کے لئے جان ومال وآبرو کا نذرانہ لئے حاضر ہو جائیں گے۔

فرقہ وارانہ ہمدردی

صحافی اور کالم نگار جناب نذیر ناجی اپنے کالم میں لکھتے ہیں۔

یہ بہت پہلے کا قصہ ہے۔تحریک ختم نبوت کے دوران، جھنگ شہر میں مسجد اہلحدیث سے جلوس شروع ہوا کرتا تھا۔سب لوگ وہیں نماز پڑھتے۔ چند لوگ ہی ایسے تھے، جو فرقہ وارانہ تعصب کی بنا پر باہر سے نماز پڑھ کے آتے اور مسجد اہلحدیث پہنچ کر جلوس میں شامل ہوجاتے۔ یہ بھی غنیمت تھا کہ جلوس میں ہر مکتبہ فکر کے لوگ تحفظ ختم نبوت کے حق میں مظاہرہ کرتے ہوئے گرفتاریاں دیتے۔طریقہ کار یہ تھا کہ تحریک کی طرف سے شہر میں جلوس منظّم کرنے کے لئے ایک سالار نامزد ہوتا۔ اگلے روز وہ چار ساتھیوں کے ہمراہ تھانے کے سامنے پہنچ کر گرفتار ہو جاتا۔ اس کا جانشین پھر یہی عمل دوہراتا۔ ان تھک بھاگ دوڑ کی وجہ سے تحریک ختم نبوت کی مقامی کمیٹی نے مجھے کم عمری کے باوجود سالار نامزد کردیا۔شہر کے ایس ایچ او چودھری خوشی محمد، میرے والد مرحوم کے دوست تھے۔ میں اس رشتے کا فائدہ اٹھا کر گرفتاری کے وقت کھسک گیا اور اگلے دن پھر جلوس کے ساتھ نمودار ہوا اور ایک کے بجائے پانچ دن تک جلوس منظّم کئے۔ چھٹے روز چودھری صاحب پر انتظامیہ کا دباؤ بڑھا۔انہوں نے اباجی کو دوستی کا واسطہ دے کر مدد کے لئے کہا۔ اگلے روز میں نے روپوش ہونے کی بجائے گرفتاری دے دی۔

تحریک کی وجہ سے پنجاب کے تمام تھانوں میں سیفٹی ایکٹ دفعہ 3 کے تحت، مجسٹریٹ کے دستخطوں والے ورانٹ بغیر نام کے تیار ہوا کرتے تھے۔جیسے ہی کوئی گرفتاری ہوتی، اس کا نام لکھ کر ملزم کو براہ راست جیل بھیج دیا جاتا۔ اسے 90 دنوں کے لئے نظر بند کرنے کا حکم ہوتا تھا۔جلوس کی قیادت کرنے والے ہر کارکن کو جیل میں بی کلاس دینے کا حکم ہوتا تھا۔ دیگر کئی شہروں کی طرح جھنگ جیل میں بھی یہ سہولت موجود نہیں تھی۔ مجھے جھنگ سے لائل پور بھیجا گیا۔مگر چند ہی روز بعد حکم ہوا کہ پنجاب میں اے اور بی کلاس کے سارے قیدیوں کو کیمپ جیل لاہور منتقل کر دیا جائے۔ پنجاب بھر میں گرفتار ہونے والے قائدین کو کیمپ جیل میں جمع کر دیا گیا۔جیل کے ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ کا نام مسٹر طور تھا۔ انہوں نے اپنی جیل میں جمع ہونے والے تمام نظر بندوں کو یکجا بٹھا کر، جیل کے چند طور طریقے بتائے۔ اپنے حاضرین کے لئے عزت واحترام کے جذبات کا اظہار کیا اور کہا کہ وہ ان کی سہولت کے لئے ہر طرح کی خدمات مہیا کرکے اپنے لئے ثواب دارین حاصل کرنے کی کوشش کریں گے۔ بقول مسٹر طور، انہوں نے ثواب دارین حاصل کرنے کے لئے اپنے مہمانوں کو مطلوبہ برتن، باورچی اور مشقتی معقول تعداد میں فراہم کردیئے۔اس درجے کے قیدی کو راشن دینے کے لئے جتنی رقم منظور شدہ تھی، اس کا وہ کچا راشن منگوا دیتے۔جس سے کھانا تیار کرکے کھلا دیا جاتا۔تین دن اخوت اسلامی کا شاندار مظاہرہ ہوا اور چوتھے روز وہ کہانی شروع ہوئی، جس نے میری زندگی پر گہرے اثرات ڈالے۔

تین دن گزرنے کے بعد ایک اجتماعی مطالبہ آیا کہ سالن کے لئے خریدے جانے والے سامان کی فہرست ہم سے طلب کی جائے۔ چنانچہ دو نظر بندوں پر مشتمل ایک کمیٹی بنی۔ وہ خریداری کی فہرست دینے لگی۔ دو دن یہ انتظام چل گیا۔ نیا مسئلہ یہ پیدا ہوا کہ اے اور بی کلاس والے نظر بندوں کے راشن میں فرق تھا۔ان کے راشن علیحدہ کر دیئے گئے۔ کچھ ہی دنوں بعد اکثریت نے اہلحدیث کے لئے علیحدہ کھانا تیار کرنے کا مطالبہ داغ دیا۔ایک مہینہ پورا ہونے سے پہلے پہلے سارے فرقے اپنے کچن علیحدہ کر چکے تھے۔ تقسیم یہیں پر نہیں رکی۔ کھانوں میں نجی پسندیدگی کا مسئلہ پیدا ہوگیا۔اس کا حل یہ نکالا گیا کہ ہر ضلع کے نظر بند اپنے اپنے فرقہ وارانہ کچن علیحدہ قائم کریں گے۔ جیل میں کل 300 کے قریب نظر بند تھے۔ان کے لئے 26 جگہ علیحدہ کھانے پکنے لگے۔اسی دوران رمضان المبارک کا مقدس مہینہ آ گیا۔ جماعت اسلامی کے ایک راہنما ملتان سے گرفتار ہو کر آئے تھے۔ان کا نام محمد باقر تھا۔ وہ مولانا نہیں کہلواتے تھے۔ احتراماً ان کا نام انہی کی خواہش کے مطابق لکھ رہا ہوں۔ وہ جماعت اسلامی کے ابتدائی کارکنوں کی طرح انتہائی خوش اخلاق، شیریں کلام اور محبت کرنے والے انسان تھے۔انہی دنوں تفہیم القرآن کی پہلی جلد شائع ہو کر آئی۔ انہوں نے چار دن میں مطالعہ مکمل کرنے کے بعد یہ کتاب مجھے دے دی۔ پڑھ کر میرے ذہن میں جو سوالات پیدا ہوتے، میں ان کی خدمت میں حاضر ہو کر ان پر بات چیت کرتا۔ وہ جیل کی صورت حال پر انتہائی غمزدہ تھے۔تنگ آ کر انہوں نے جیل انتظامیہ سے کہہ دیا کہ ان کا کھانا جیل کے لنگر سے بھجوا دیا کریں۔ میں نے ان کا ساتھ دیا۔ رمضان المبارک میں 26 جگہ پکنے والے کھانوں پر مزید جھگڑے کھڑے ہوگئے۔کوئی دودھ کا دہی تیار کرنے پر لڑتا اور کوئی دودھ کو براہ راست پی جانے پر مصر ہوتا۔ سالن کے ذائقوں پر جھگڑے ہوتے۔سالن کی تقسیم پر ہاتھا پائی بھی ہوجاتی اور کئی بار شمع رسالت کے پروانوں کو کڑچھوں کے ساتھ شمشیر زنی کرتے بھی دیکھا گیا۔اس طرح کے مناظر باقر صاحب اور ان جیسے کئی سنجیدہ مزاج بزرگوں کو بہت تکلیف دیتے۔جیل کا عملہ شکایات سنتے سنتے تنگ آ گیا تھا اور وہی ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ مسٹر طور جو شمع رسالتؐ کی خدمت کرکے ثواب کمانے کی خواہش رکھتے تھے۔ ان کے سامنے آکر کہنے لگے کہ آپ شمع رسالتؐ کے نہیں شمع رسالے کے پروانے ہیں۔ یاد رہے ان دنوں پاکستان اور بھارت کے درمیان اخبارات ورسائل کی آمدورفت پر کوئی پابندی نہیں تھی۔ تین ماہ کے بعد مزید ایک تین ماہ کی نظر بندی کا حکم آیا۔مگر اس نظر بندی کی مدت پوری ہونے سے پہلے ہی عام رہائی کا حکم ہوگیا۔ میں جیل ہی سے نہیں، روایت پسندی اور مولویت سے بھی رہا ہوگیا۔

اس تجربے کے بعد میں نے جو کچھ پڑھا۔ایک نئے نکتہ نظر کے تحت پڑھا اور وقت کے ساتھ ساتھ میرا یہ خیال پختہ ہوتا چلا گیا کہ مذہب کے نام پر سماجی اور سیاسی عمل کو انسانیت کے اجتماعی مفادات کے حصول کا ذریعہ بنانے میں خطرات پوشیدہ ہیں۔ بقول علامہ اقبال دو رکعت کے اماموں کو قوموں کی تقدیر بنانے یا بگاڑنے کی ذمہ داریاں نہیں دی جاسکتیں۔ جو لوگ چند روز کے لئے جیل میں رہ کر کھانوں کی تیاری پر اتفاق نہیں کر سکتے اور رمضان المبارک میں سحر وافطار کے کھانوں کی تیاری اور تقسیم پر دست وگریبان ہوتے ہیں، وہ سماجی زندگی میں کیا نظم وضبط پیدا کر سکتے ہیں؟ اور حکومتیں کیسے چلا سکتے ہیں؟ جب بھی قومی امتحان کے کسی معاملے پر مذہبی سیاستدانوں کو فرقہ وارانہ نفرتوں میں مقید دیکھتا ہوں، تو مجھے نظر بندی کے دوران دیکھے گئے وہی مناظر یاد آنے لگتے ہیں۔ عطاء الحق قاسمی کو اس پر بہت دکھ ہوا کہ پاکستانی، پاکستانیوں کا خون بہا رہے ہیں۔ 10 لاکھ سے زیادہ ہم وطن جو کہ مسلمان بھی ہیں، بال بچوں سمیت بے یارومددگار اور بے سروسامان پڑے ہیں، مگر ہمارے مذہبی سیاستدان ان کے ساتھ اپنے جذبہ ہمدردی کو بھی فرقوں میں تقسیم کرکے دیکھ رہے ہیں۔ جب تک انہیں امور مملکت وسیاست سے بے دخل کرکے ملک وقوم کے ساتھ محبت کو باہمی نفرتوں پر غالب آنے کی صلاحیت پیدا نہیں ہوگی ہم یہی کچھ کرتے رہیں گے۔اللہ تعالیٰ ہماری مدد فرمائے۔

(روزنامہ جنگ 16 مئی 2009ء)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سانحہ ارتحال

مکرم خالد پرویز شیخ صاحب گجرات تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی اہلیہ محترمہ نصرت خالد صاحبہ گجرات ایک لمبی علالت کے بعد مورخہ 8 جون 2009ء کو 76 سال کی عمر میں اپنے خالق حقیقی سے جا ملیں۔ 9 جون کو مکرم مرزا نعیم احمد صاحب امیر ضلع گجرات نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بچوں کے بیرون ملک سے آنے کے بعد نماز جنازہ بیت مبارک میں فجر کی نماز کے بعد مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے پڑھائی۔ چونکہ مرحومہ موصیہ تھیں۔ اس لئے تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی اور حافظ صاحب ہی نے تدفین کے بعد اجتماعی دعا کروائی۔ آپ نماز روزہ کی پابند اور قرآن کریم کی پابندی سے تلاوت کرتیں۔ بہت دعا گو خاتون تھیں۔ اپنے پرائے سب کو خندہ پیشانی سے ملتیں۔ سب کی عزت کا خیال رکھتیں۔ خدمت، ایثار کا جذبہ رکھتیں۔ غربا اور ضرورت مندوں کی مدد کرنے میں کبھی پیچھے نہ ہٹتیں اور ان کی دعائیں لیتی۔ جماعتی لگاؤ اس قدر تھا کہ سابق امیر صاحب گجرات مکرم منیر احمد صاحب مرحوم کو تاکید کی کہ مرکز سے جو بھی نمائندہ آئے اس کا کھانا ہمارے گھر سے ہوگا۔ جماعتی چندوں کی ادائیگی میں کبھی کوتاہی نہ برتتیں بلکہ بڑھ چڑھ کر حصہ لیتیں۔ بااصول اور ہر کام وقت پہ کرنے کی عادت تھیں۔ ہر چھوٹے بڑے سے عزت سے پیش آتیں۔ کبھی کسی کا دل نہ دکھایا محبت کے جذبہ سے سرشار تھیں۔ حقوق اللہ کے ساتھ حقوق العباد کا بہت خیال رکھتیں۔ کہا کرتی تھیں کہ میری بخشش کا ذریعہ یہ غریب لوگوں کی دعائیں ہوں گی۔ آپ حضرت شیخ عبدالغفور صاحب رفیق حضرت مسیح موعود ابن مکرم شیخ رحیم بخش صاحب کی بیٹی تھیں۔ جو کہ گجرات کے مشہور تاجر کتب تھے۔ مرحومہ نے دینی ماحول میں آنکھ کھولی اور جس کی وجہ سے احمدیت سے لگاؤ انتہائی درجہ کا تھا۔ گھر میں اونچی آواز سے قرآن کریم کی تلاوت کرتیں۔ تاکہ اللہ کا کلام سب بچوں کے کانوں میں پڑتا رہے۔ بچوں میں دنیاوی تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم پر بھی بھرپور توجہ دیتی رہیں۔ آپ کے سسر حضرت شیخ مبارک اسماعیل صاحب رفیق حضرت مسیح موعود ابن حضرت شیخ مولا بخش صاحب رفیق حضرت مسیح موعود تھے مرحومہ شفیق ماں، ہمدرد، صبر و ہمت والی خاتون تھیں۔ شوہر کے ساتھ ثابت قدم رہیں۔ سخت وقت میں بھی شوہر کی ہمت بڑھاتی رہیں آپ کو اللہ کریم نے عمرہ ادا کرنے کی بھی توفیق عطا فرمائی۔ میں ان تمام اندرون و بیرون ملک عزیز رشتہ داروں اور دوستوں کا مشکور ہوں جنہوں نے جنازہ میں شرکت کر کے یا فون کر کے میری اور بچوں کی ہمت بڑھائی اور مرحومہ کے درجات کی بلندی و مغفرت کیلئے دعا کی۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزا خیر دے۔ آپ نے اپنے پیچھے سوگواروں میں ایک بیٹا مکرم سہیل احمد مبارک صاحب فرانس اور تین بیٹیاں مکرمہ عظمیٰ ربانی صاحبہ جرمنی، مکرمہ بسمہ عاصم صاحبہ گجرات اور مکرمہ صائمہ عمر صاحبہ امریکہ چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ کریم مرحومہ کے درجات بلند فرمائے، مغفرت فرمائے اور اپنے قرب میں جگہ دے نیز بچوں کو ماں کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

انتقال پرملال

مکرم محمد اشفاق صاحب امیر ضلع نوابشاہ تحریر کرتے ہیں۔

ہمارے ضلع نواب شاہ کی ایک جماعت قاضی احمد کے دوست مکرم عبداللطیف صاحب ولد مکرم محمد منیر صاحب مرحوم 17 جون 2009ء کو بقضائے الٰہی انتقال کر گئے۔ وفات کے وقت ان کی عمر تقریباً 50 سال تھی۔ مورخہ 18 جون کو جماعت احمدیہ نوابشاہ کے قبرستان میں مکرم ناصر احمد مظفر صاحب مربی ضلع نواب شاہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور بعد تدفین انہوں نے ہی دعا کرائی۔ محترم عبداللطیف صاحب 2004ء سے بعارضہ فالج بیمار تھے وہ مجلس قاضی احمد کے قائد مجلس اور اپنے والد صاحب کی وفات کے بعد صدر جماعت بھی رہے۔ ان کا حلقہ احباب بہت وسیع تھا وہ ایک ہمدرد و نافع الناس وجود تھے۔ وقت پر جماعتی چندوں کی ادائیگی ان کا خاصہ تھا۔ بہت ہی مہمان نواز اور سب کے کام آنے والے انسان تھے۔ پسماندگان میں ایک بیٹا اور 4 بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت سے ان کے بچوں کیلئے خصوصاً دعا کی درخواست ہے کہ مالک حقیقی خود ان بچوں کا کفیل وحافظ و ناصر ہو۔ احباب جماعت سے خصوصی دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

انٹری ٹیسٹ کی تیاری کیلئے کلاس کا اہتمام

امسال نظارت تعلیم کے زیر انتظام میڈیکل انجینئرنگ یونیورسٹیز کیلئے ہونے والے انٹری ٹیسٹ کی تیاری کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ ایسے خواہشمند طلباء وطالبات جن کے پارٹ ون میں کم از کم 350 نمبر ہوں وہ نظارت تعلیم سے رابطہ کریں۔ وہ طلبہ جو یہ کلاس اٹینڈ کرنا چاہتے ہیں وہ اپنے پارٹ ون کے رزلٹ کے ساتھ مورخہ یکم تا 4 جولائی 2009ء تک اپنی رجسٹریشن نظارت تعلیم میں کروا سکتے ہیں۔ رجسٹریشن صبح 8 بجے تا 10 بجے تک ہو گی۔ مزید معلومات کیلئے نظارت سے رابطہ فرمائیں۔

نوٹ: وقت کی پابندی کریں۔

(نظارت تعلیم)

معلومات درکار ہیں

مکرم نصیر احمد بدر صاحب مربی سلسلہ نظارت دعوت الی اللہ تحریر کرتے ہیں۔

ضلع لیہ کی جماعتوں کی تاریخ مرتب کی جارہی ہے جو آخری مراحل میں ہے۔ جن احباب کا کسی حوالہ سے لیہ سے تعلق رہا ہو۔ ان سے گزارش ہے کہ وہ جلد اپنی یادداشتیں یا چھپا ہوا مواد خاکسار کو بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

فون نمبر 0346-7047468

درخواست دعا

مکرم میاں رضی احمد صاحب متعلم جامعہ احمدیہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی والدہ محترمہ ناصرہ بشیر صاحبہ صدر لجنہ ضلع مردان کا 11 جون کو CMH راولپنڈی میں خدا کے فضل سے پتے کا کامیاب آپریشن ہو گیا ہے۔ لیکن آپریشن کے بعد بھی کچھ پیچیدگیاں باقی ہیں۔ علاج جاری ہے۔ احباب جماعت سے والدہ محترمہ کی جلد اور مکمل صحت یابی کیلئے درخواست دعا ہے۔

مکرم محمد ادریس چودھری صاحب امریکہ تحریر کرتے ہیں۔

موسم کی غیر متوقع تبدیلی اور فضا میں آلودگی کی وجہ سے میری سانس اکھڑنے لگتی ہے۔ C.O.P.D کے خدشہ کے پیش نظر ڈاکٹروں نے کئی ٹیسٹ کئے ہیں اور نتائج کا انتظار ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر تکلیف، مرض اور شر سے محفوظ رکھے اور صحت والی فعال زندگی عطا فرمائے۔ آمین

(بقیہ از صفحہ 1)

مکرم ظفر اقبال صاحب کے والد صاحب کا نام مکرم لعل دین صاحب مرحوم ہے۔ آپ 13 نومبر 1959ء کو پیدا ہوئے۔ آپ کی نماز جنازہ مورخہ 26 جون 2009ء کو بعد نماز جمعہ بیت مبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے پڑھائی۔ عام قبرستان میں تدفین کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے دعا کرائی۔ آپ نے پسماندگان میں والدہ مکرمہ تاج بی بی صاحبہ واہلیہ مکرمہ امۃ العزیز صاحبہ بنت مکرم چوہدری عبدالعزیز صاحب مرحوم اور تین بیٹے عزیزم سلمان احمد عمر 21 سال، عزیزم وقاص احمد عمر 20 سال اور عزیزم وقار احمد عمر 16 سال چھوڑے ہیں۔ آپ کی والدہ عمر رسیدہ ہیں اور سیالکوٹ میں علیل ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر دو راہ مولیٰ میں قربان ہونے والے احباب کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

جماعت انڈونیشیا کو نظام وصیت میں شمولیت کی تحریک

حضرت مصلح موعود نے 1956ء میں انڈونیشیا کی احمدیہ جماعتوں کو نظام وصیت کی ترویج کی طرف توجہ دلائی جس کے خوشکن اثرات رونما ہونے شروع ہو گئے۔ جس پر حضور نے 29 جون 1956ء کو خطبہ جمعہ میں ارشاد فرمایا:

"حضرت مسیح موعود نے وصیت کا نظام جاری فرمایا تو اللہ تعالیٰ نے اس میں ایسی برکت رکھ دی کہ باوجود اس کے کہ انجمن کے کام ایسے ہیں جو دلوں میں محبت پیدا کرنے والے نہیں۔ پھر بھی انجمن احمدیہ کا بجٹ تحریک جدید کے بجٹ سے ہمیشہ بڑھا رہتا ہے۔ کیونکہ وصیت ان کے پاس ہے اس سال کا بجٹ بھی تحریک جدید کے بجٹ سے دو تین لاکھ زیادہ ہے حالانکہ تحریک جدید کے پاس اتنی بڑی جائیداد ہے کہ اگر وہ جرمنی میں ہوتی تو ڈیڑھ دو کروڑ روپیہ سالانہ ان کی آمد ہوتی مگر اتنی بڑی جائیداد اور بیرونی ممالک میں (دعوت الی اللہ) کرنے کا جوش دلانے والی صورت کے باوجود محض وصیت کے طفیل صدر انجمن احمدیہ کا بجٹ تحریک جدید سے بڑھا رہتا ہے۔ اس لئے اب وصیت کا نظام میں نے امریکہ اور انڈونیشیا میں بھی جاری کر دیا ہے اور وہاں سے اطلاعات آ رہی ہیں کہ لوگ بڑے شوق سے اس میں حصہ لے رہے ہیں...... میں نے سمجھا کہ چونکہ یہ خدا تعالیٰ کا قائم کردہ ایک نظام ہے اگر اس نظام کو بیرونی ملکوں میں بھی جاری کر دیا جائے تو وہاں کے (مربیان) کیلئے اور (بیوت الذکر) کی تعمیر کے لئے بڑی سہولت پیدا ہو جائے گی۔

(روزنامہ الفضل ربوہ 10 جولائی 1956ء)

جیسا کہ حضرت مصلح موعود کے مندرجہ بالا پیغام سے عیاں ہے کہ آپ کی دلی تمنا اور خواہش تھی کہ برصغیر پاک و ہند کے بعد نہ صرف امریکہ اور انڈونیشیا بلکہ ساری دنیا کے ممالک میں نظام وصیت کا قیام عمل میں آ جائے سو الحمدللہ حضور نے 1955ء میں جو آواز بلند کی تھی اس کی گونج اب آہستہ آہستہ ساری دنیا میں سنائی دینے لگی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ 2004ء پر نظام وصیت میں شمولیت کی پُرزور تحریک فرمائی جس کے بے حد خوشکن نتائج ظاہر ہوئے۔

دورہ نمائندہ مینیجر الفضل

مکرم محمد احمد مظفر علوی صاحب نمائندہ مینیجر الفضل شعبہ اشتہارات کی ترغیب کے سلسلہ میں دورہ پر ہیں۔ تمام کاروباری احباب جماعت سے تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

خبریں

نواز شریف ہیلی کاپٹر ریفرنس سے بری

لاہور ہائیکورٹ راولپنڈی بنچ کے جسٹس طارق شمیم اور جسٹس ملک سعید اعجاز پر مشتمل دو رکنی بنچ نے پاکستان مسلم لیگ (ن) کے قائد میاں نواز شریف کو ہیلی کاپٹر ریفرنس میں احتساب عدالت کی طرف سے ملنے والی سزا کو کالعدم قرار دیتے ہوئے انہیں بری کر دیا۔ صدر اور وزیر اعظم نے فیصلے پر نواز شریف کو مبارکباد دی ہے۔ فیصلے میں کہا گیا ہے کہ کورٹ کی طرف سے اس مقدمے کی سماعت میں بے ضابطگیاں پائی گئی ہیں اور اس مقدمے کی سماعت اس طرح نہیں ہوئی جس طرح اس کا حق تھا۔ اس مقدمے میں الزامات کمزور اور شواہد ناکافی تھے۔ استغاثہ کے ثبوت میں نقائص تھے۔

گیلانی کا شہباز کو فون، پنجاب کا پانی بند نہ کرنے کی یقین دہانی

وزیر اعظم گیلانی نے کہا ہے کہ کسی صوبے کا پانی دوسرے صوبے کو نہیں دیا جائے گا میں وزیر اعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف اور صدر زرداری سے مسلسل رابطے میں ہوں، عارضی تعطل دور کر لیا گیا ہے چاروں صوبوں کے درمیان 1991ء کے معاہدے کے تحت ہی پانی تقسیم کریں گے۔ یہ بات انہوں نے پانی کی 1991ء کے معاہدے سے ہٹ کر تقسیم کے خلاف پنجاب اور سندھ کے ارکان کے احتجاج پر قومی اسمبلی میں دیئے جانے والے بیان میں کہی۔

مظفر آباد میں دھماکہ 3 اہلکار جاں بحق 4 زخمی

مظفر آباد میں آرمی پبلک سکول کے باہر خودکش حملے میں 3 سیکیورٹی اہلکار جاں بحق اور 4 زخمی ہوگئے۔ زخمیوں کو سی ایم ایچ مظفر آباد میں منتقل کر دیا گیا۔ خودکش حملہ آور کی عمر 18 سے 20 سال بتائی جاتی ہے۔ اس حملے کی ذمہ داری تحریک طالبان پاکستان نے قبول کی ہے۔ بیت اللہ محسود کے نائب حکیم اللہ محسود نے نامعلوم مقام سے ٹیلی فون پر بی بی سی کو بتایا گیا کہ حملہ ان کی جانب سے کیا گیا ہے اور انہوں نے دھمکی دی ہے کہ سیکیورٹی فورسز پر حملوں میں تیزی لائیں گے۔

مائیکل جیکسن انتقال کر گیا

امریکی گلوکار مائیکل جیکسن دل کا دورہ پڑنے سے انتقال کر گیا۔ وہ کچھ عرصہ سے جلد کے کینسر میں بھی مبتلا تھا۔

مرغن گوشت کا زیادہ استعمال شوگر کا باعث

سائنس ڈیلی ویب سائٹ پر شائع ہونے والی ایک حالیہ تحقیق میں بتایا گیا ہے کہ ماہرین نے خون میں ہونے والی اس کیمیائی تبدیلی کا پتہ لگا لیا ہے جو انسولین کے خلاف مزاحمت پیدا کرنے کا باعث بنتی ہے۔ یہ تحقیق ڈیوک یونیورسٹی کے میڈیکل سنٹر میں کی گئی تھی۔ تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ موٹے افراد میں دبلے افراد کی نسبت ایک خاص قسم کے امائنو ایسڈ نمایاں طور پر زیادہ مقدار میں پائے گئے۔ ماہرین کو شبہ ہے کہ یہ مخصوص امائنو ایسڈ زیادہ مرغن خوراک کے ساتھ مل کر انسولین کو غیر موثر بنانے میں کردار ادا کرتے ہیں۔

ربوہ میں طلوع وغروب 29 جون

طلوع فجر	4:35
طلوع آفتاب	6:03
زوال آفتاب	1:12
غروب آفتاب	8:20

سرحد حکومت کا متاثرین کی واپسی کا عمل 10 جولائی سے شروع کرنے کا اعلان

سرحد حکومت نے متاثرین کی واپسی کا عمل 10 جولائی سے شروع کرنے کا اعلان کیا ہے۔ یہ بات سرحد کی سماجی بہبود کی وزیر ستارہ ایاز نے میڈیا سے گفتگو کے دوران بتائی انہوں نے کہا کہ واپسی کا عمل 10 جولائی سے شروع ہو کر ایک ماہ میں مکمل ہو جائے گا۔

شادابی
برسات کی آمد ہے
استعمال کریں
گرمی دانوں کیلئے مفید ہے خون صاف کرتی ہے۔ خون پیدا کرتی ہے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

TUITION
English : Tenses
1 ماہ میں کسی VERB سے 1680 جملے زبانی سنانا سیکھیں
0334-6372030

خالص سونے کے زیورات
Ph:6212868
Res:6212867
Mob: 0333-6706870
فینسی جیولرز
میاں اظہر احمد
میاں مظہر احمد
محسن مارکیٹ
اقصیٰ روڈ ربوہ

FD-10